سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقبُ المحبُوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نُور محمّد مہارویؒ حضرت خواجہ شاہ محمّد سُلیمان تونسویؒ

تالیفِ لطیف

حاجی نجمُ الدین سُلیمانیؒ

حسبِ ارشاد

حضرت خواجہ خان محمّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اُردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی
فیصل آباد - پاکستان

ناشر ——— چشتیہ اکادمی فیصل آباد
طابع ——— حسن شبیر پرنٹرز۔ لاہور
طباعت ——— آفسٹ، سفید کاغذ۔ مجلّد
ضخامت ——— ۷۲۰ صفحات ۲۳×۳۶/۱۰
تعداد ——— ۵۰۰ (پانچسو)
قیمت ——— ۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپیے)
سالِ اشاعت ——— سنہ ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر
میاں ھارون احمد چشتی

منیجر: مکتبہ الفوائد۔ فرحت منزل چینوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)
ٹیلی فون:۔ ۲۸۸۵۵

عاشقِ لایزال، عارف باکمال، واصلِ صاحب جمال

حضرت حافظ محمد جمال صاحب ملتانیؒ

بنِ محمد یوسف صاحبؒ بنِ حافظ عبدالرشید ملتانی رحمتہ اللہ علیہ

حافظ محمد جمال صاحبؒ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد صاحب مہارویؒ کے کامل اروں اور اعظم خلفاء میں سے تھے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے عالم، حافظ و عارفِ کامل اور صاحبِ وجد و سماع تھے۔ آپ مدت تک اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں لوٹا اٹھانے اور وضو کرانے کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ حضرت قبلہ عالمؒ سے ان کی بیعت کا حال حضرت غلام فرید صاحبؒ بن حضرت خواجہ نور احمدؒ بن حضرت قبلہ عالمؒ کی زبان گوہر فشاں سے سُنا ہے کہ جب اِن کے دل میں طلبِ خدا اور شوقِ لقاء ذاتِ کبریا پیدا ہوا تو چند روز پیر کامل کی طلب میں حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدینؒ بن شیخ صدر الدین عارفؒ بن حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین ذکریا ملتانیؒ کے روضہ شریف میں رہے۔ ہر رات ایک قرآن پاک ختم کرتے اور ان کی ارواح کو بخشتے، اور اُسی جگہ سو جاتے اور حضرتؒ سے پیر کامل کے لئے استدعا کرتے۔ یہاں تک کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ گویا شیخ رکن الدینؒ اور حضرت قبلہ عالمؒ ایک جگہ بیٹھے ہیں اور خود حافظ صاحب بھی موجود ہیں۔ حضرت رکن عالمؒ نے اِن کا ہاتھ پکڑ کر حضرت قبلہ عالمؒ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ حافظ صاحب تمہارے پیر یہ ہیں۔ ان کا نام نور محمد مہارویؒ ہے اور ان کا وطن قصبہ مہار میں ہے۔

حافظ صاحبؒ جب بیدار ہوئے تو انہیں حضرت قبلہ عالمؒ کی زیارت کا شوق ہوا۔ ملتان سے روانہ ہوئے اور مہار شریف میں آئے اور حضرت قبلہ عالمؒ سے بیعت ہوئے۔ حضرت قبلہ عالمؒ نے بیعت کے وقت اُن سے پوچھا کہ کیا علوم ظاہری سے کچھ حاصل کیا ہے، عرض کیا کہ ضروری مسائل نماز روزہ و قرآن شریف

ایک غازی کا دوسرا شہادت کا۔ پس ایک رات کافروں نے ایک برج میں سوراخ کرنا شروع کیا اور پھر کافروں نے برج کے اس سوراخ کے راستے سے قلعہ میں داخل ہونا شروع کیا اور بہت سخت خوف پیدا ہوگیا اتنا کہ دلیر ترین آدمی بھی لرزنے لگے۔ پس جب حضرتؒ نے برج کے ٹوٹنے کا سنا اور یہ سنا کہ کفار اُس راستے سے قلعہ میں آگئے ہیں۔ تو آپ دوسرے آدمیوں سے قبل جلد جلد اُس ٹوٹے ہوئے برج کے مقام پر پہنچے اور اُس جگہ کو دیکھا اس وقت آپ کے پاس کمان اور تلوار کے سوا کوئی تیسرا ہتھیار نہیں تھا۔ آپ تیر اندازی میں بے مثال تھے۔ حتیٰ کہ آپ اِس فن تیر اندازی کی لوگوں کو تعلیم دیتے تھے۔ آپ ہر ہتھیار کی کیفیت کو پہچانتے تھے۔ آپ اِن دنوں شجاعت کے جذبہ میں سرشار تھے اور کسی جائے خوف و ہلاکت سے نہیں ڈرتے تھے۔ کیوں کہ آپ کا توکل اور اعتماد خدائے کریم پر بہت تھا۔

ذکرِ خُلق: حسنِ خُلق میں آپ نیک ترین انسان تھے۔ چھوٹوں پر سب سے زیادہ شفقت اور مہربانی کرنے والے تھے۔ جب آپ کے پاس کوئی بچہ آتا تو اُسے کوئی چیز دیتے جس سے وہ خوش ہو جاتا۔ آپ اُس سے ایسا کلام کرتے کہ اُس کا دل خوش ہو جاتا۔ آپ اُس سے پیار کرتے اور اُسے کوئی میٹھی چیز دیتے اگر کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو اپنی زبانِ دُرافشاں سے تو کچھ نہ کہتے البتہ آپ کی پیشانی سے ناپسندیدگی کا اظہار ہو جاتا اور اگر اُس غلط بات کو منع کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہ ہوتا تو پھر بھی کھلے الفاظ میں منع نہ کرتے بلکہ اشارے کنائے سے اِس کا اظہار کرتے تاکہ متعلقہ آدمی کو پتہ چل جائے۔

ذکرِ خاتم: آپ کے پاس ایک چاندی کی انگوٹھی تھی جس میں آٹھ کونوں والا یمنی عقیق جڑا تھا اور اس پر یہ الفاظ کندہ تھے۔ "اللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ" یہ انگوٹھی کسی معتقد نے آپ کی نذر کی تھی اور یہی سجع حضرت جمال الدین ہانسویؒ کی انگوٹھی میں تھا۔ اور یہ حدیث مسلم اور ترمذی کی ہے۔ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُہٗ حَسَنًا وَّنَعْلُہٗ

حسنٌ فقال علیہ السلام اِنَّ اللہَ جمیلٌ وَیُحِبُّ الجمالَ " (ترجمہ) ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبر کی مذمت بیان فرمائی تو ایک شخص نے عرض کی کہ حضور! ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا لباس اور جوتے حسین ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ خود بھی جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند بھی فرماتا ہے۔ اور مولوی عبدالعزیز پڑھیاری سے منقول ہے کہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضرت حافظ صاحبؒ انگوٹھی کو اپنی اُنگلی میں پہنتے ہوں بلکہ وہ کپڑے میں بندھی ہوئی اُن کے خادم کے پاس رہتی تھی اور اُس سے خطوں پر مہر لگاتے تھے۔ بعض کم فہم لوگ یہ گمان رکھتے تھے کہ آپ کا نام چونکہ "جمال" تھا اور اس حدیث میں آیا ہے کہ " اللہ جمال کو محبوب رکھتا ہے " تو گویا آپ نے ایک طرح سے محبوبیتِ خداوندی کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ بلکہ یہ تو بطور ایک نیک شگون اور ایک دُعا کی حیثیت سے الفاظ کندہ کرا رکھے تھے یا اللہ کی نعمت کے بیان کے طور پر بتلانا مقصود تھا کہ انسان خدا کا دوست تب ہی بن سکتا ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کرے۔

آپ کے بیعت کرنے کا ذکر: آپ جب کسی کو بیعت کرتے تھے تو پہلے خود وضو فرماتے اور آنے والے سے وضو کراتے پھر کونہ میں لے جاکر اسے بیعت کرتے تھے۔ اُسے اپنے سامنے بٹھاتے پہلے استغفار و تسبیح و تہلیل اور قرآن شریف سے ایک آیت جیسے آیتِ نور وغیرہ پڑھتے تھے۔ پھر اُس کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ کہو میں نے بیعت کرلی ہے فلاں طریقہ میں اور میں نے عہد کیا ہے کہ اِس کے خلاف نہ کروں گا۔ اُسے پہلے پوچھتے تھے کہ کس طریقہ میں مجھ سے بیعت کرنا چاہتے ہو۔ پس جو وہ کہتا اُسی طریقہ و سلسلہ میں داخل فرماتے اور آپ کو چاروں سلاسل یعنی چشتیہ قادریہ نقشبندیہ و سہروردیہ میں جامع خلافت حاصل تھی۔ مگر آپ کا خاص سلسلہ چشتیہ تھا اور یہی آپ کو پسند تھا اور اکثر کو اسی سلسلہ میں بیعت کرتے تھے۔